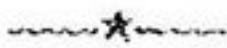


سب کچھ داؤ پر لگانا بھی پڑے تو اس کا فرض ہے کہ ناموس ختم نبوت پر ہزاروں حکومتیں قربان کی جاسکتی ہیں۔ مگر انہوں اور تعجب تو مرکزی حکومت پر ہے کہ وہ ایسے معاملات میں کیوں اتنی سرد مہری برست رہی۔ کیا وہ نام لیوایان ختم المرسلین کی غیرت، ایمانی ایک بار پھر آزمانا چاہتی ہے۔

پچھلے دنوں ایسی خبریں بھی گشت کرتی رہیں۔ کہ مرکزی حکومت ایبٹ آباد کو فیڈرل ایریا میں شامل کر کے اپنی تحویل میں لینا چاہتی ہے۔ یہاں تک کہ مفتی محمود صاحب کو اخبارات میں بیان دینا پڑا کہ حکومت نے ایسا کوئی قدم اٹھایا تو سرحد کی حکومت مستعفی ہو جائے گی۔ ہمیں تعجب تھا کہ آخر حکومت کو اسلام آباد سے ۷۰ میل دور واقع ایک شہر کو فیڈرل ایریا میں شامل کرنے کی کیا ضرورت پڑی۔ مگر مزائیوں کے اس "دوسرے ربوہ کے منصوبہ" نے یہ معہ بھی ایک حد تک حل کر دیا۔ شاید مرکز کو یہ احساس نہ ہو کہ سرحد کے غیر مسلموں کی حس ایمانی اس معاملہ میں اتنی سرد نہیں ہوتی اور اگر ضرورت پڑی تو یہاں کے مسلمان ثابت کر کے دکھا دیں گے کہ وہ اس گٹے گذر سے دور میں بھی ناموس ختم نبوت پر ساری مصالح کا ثبات ٹٹا سکتے ہیں۔



"مجھے برفروخت اور لطف نماز اور تلاوت قرآن میں حاصل ہوتا ہے اور کسی عمل میں حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ جل جلالہ کا نام زبان پر آتے ہی قلب ایک عجیب سا سکون پاتا ہے۔"

یہ کسی زاہد و عارف اور اصطلاحی صوفی اور متقشف بزرگ کی بات نہیں۔ یہ لیبیا کے مردِ آہن اسلام کے بطلِ جلیل کرنل معمر القذافی کی گفتگو ہے۔ جو انہوں نے لندن کے سنڈے ٹائمز کے نمائندہ خصوصی فلپ نازن کے اس سوال کے جواب میں فرمائی کہ آپ کے تفریحی مشاغل کیا ہیں۔ وہ قذافی جو سرزمینِ طرابلس میں شیخ احمد سوسنی کے خوالوں کی سچی تعبیر ہیں جن سے عالم اسلام کی امیدیں وابستہ ہیں جو عربوں کو اسرائیلی ناسور سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ جو فقیرانہ زندگی گزارتے ہیں جنہوں نے فٹ کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اپنی ہر عیش و راحت قربان کر دی ہے۔ جن کا اور ٹھکانا بھوننا قرآن کی تلاوت اسکی اشاعت اور تعلیم ہے۔ وہ قذافی جنہیں بقول ان کے ایک رفیق کے عظمت اسلام کا خبط ہے۔ "کاش! کہ عالم اسلام کو چند ایک اور خطی مل جائیں۔ کاش! کہ لیبیا بھوٹی سی آبادی جو ۲۰ لاکھ سے متجاوز نہیں کا ہر فرد قذافی بن جائے۔ تو مسلمانوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو کچھ سہارا مل سکے۔"

اسی قذافی نے مذکورہ کا ٹرانسکرپٹ لکھا کہ یہ بھی کہا، قرآن حکمتوں کا منبع اور مرکز ہے وہ انسانی فطرت کے عین مطابق رہا ہے۔ وہ محض انجیل کی طرح نہیں ہے جس میں شروع سے آخر